## 43270 ـ كفار كا اخلاق مسلمانوں سے بہتر ہے كہنے كا حكم

**سوال**

كيا مسلمان شخص كے ليے يہ كہنا جائز ہے كہ كافروں كا اخلاق بعض مسلمانوں سے اچھا اور بہتر ہے ؟

**پسنديده جواب**

الحمد للہ.

اگر كوئى شخص يہ كہے كہ كافروں كا اخلاق مسلمانوں سے اچھا ہے ( يعنى مطلقا ) اس كے حرام ہونے ميں كوئى شك و شبہ نہيں، بلكہ ايسا كہنے والے شخص كو توبہ كرنے كا كہا جائيگا، كيونكہ اخلاق ميں سب سے اہم اور اتہائى بلند اخلاق تو اللہ سبحانہ و تعالى كے ساتھ اخلاق اپنانا اور اس كا ادب اور اللہ كے علاوہ كسى دوسرے كى عبادت كو ترك كرنا ہى اخلاق عاليہ كہلاتا ہے.

اور يہ چيز كافروں ميں نہيں بلكہ مسلمانوں ميں پائى جاتى ہے، اور اس ليے بھى كافروں كا اخلاق مسلمانوں سے اچھا كہنے ميں سب مسلمانوں كے ليے عموم ہے، حالانكہ ان مسلمانوں ميں ضرور ايسے بھى پائے جاتے ہيں جو اسلامى اخلاق كا كاربند ہيں، اور اللہ كى شريعت پر عمل پيرا ہيں.

بعض كفار كے اخلاق كو مسلمانوں كے اخلاق پر فضيلت دينا بھى غلط ہے؛ كيونكہ كفار كے سوء اخلاق كے ليے يہى كافى ہے كہ انہوں نے اپنے پروردگار اور انبياء عليہم السلام كے ساتھ بداخلاق كى ہے، انہوں نے اللہ كو گالياں ديں اور دعوى كيا كہ اللہ كى اولاد ہے، اور انبياء كو جھٹلايا اور ان كى تكذيب كرتے ہوئے ان پر جرح و قدح كى.

اب لوگوں كے ساتھ اخلاق اپنانا انہيں كيا فائده ديگا جب انہوں نے اپنے پرودگار جل جلالہ كے ساتھ بدترين اخلاق كا مظاہره كيا.

پھر دس يا سو كافروں كے اخلاق كو ديكھ كر كيسے حكم لگا ديتے ہيں كہ ان كا اخلاق بہتر ہے، اور يہ بھول جاتے ہيں كہ اكثر يہود و نصارى كا اخلاق كيا ہے، انہوں نے كتنے مسلمانوں سے غدارى كى، اور كتنے ملك تباه و برباد كر كے ركھ ديے.

مسلمانوں كو ان كے دين سے دور كر كے فتنہ ميں ڈال ديا اور ان كى كتنى ہى قيمتى اشياء تباه كر كے ركھ ديں، اور كتنى چاليں چليں، اور ان پر كتنا قہر اور ظلم كيا .......

بعض کا اچھا اخلاق اکثر کفار کے برے اور قبیح اخلاق کے مقابلہ میں کچھ نہیں، چہ جائیکہ وہ لوگ اس اخلاق سے تو اپنا فائدہ چاہتے ہیں، انہیں فی نفسہ اخلاق مراد نہیں ہوتا بلکہ وہ تو اکثر حالات میں اس سے اپنی مصلحت اور دنیاوی امور کے فوائد چاہتے ہیں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص مسلمان اور غیر مسلم ملازمین کے مابین موازنہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ غیر مسلم امانتدار ہیں اور میں ان پر بھروسہ اور اعتماد کر سکتا ہوں، ان کے مطالبات کم ہیں اور ان کا کام کامیاب ہے.

لیکن یہ مسلمان ملازمین اس کے بالکل برعکس ہیں ایسے شخص کے بارہ میں جناب والا کی رائے کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

ایسی باتیں کرنے والے حقیقي مسلمان نہیں، یہ لوگ اسلام کا صرف دعوی کرتے ہیں، لیکن حقیقت میں مسلمان ہی امانتدار ہیں اور وہی کافروں سے زیادہ سچائی اختیار کرنے والے ہیں، آپ نے جو بات کی وہ غلط ہے ایسی بات زبان سے ادا کرنا جائز نہیں.

اگر کافروں نے اپنی مصلحت کے حصول اور ہمارے مسلمان بھائیوں کا مال لینے کے لیے آپ کے ہاں سچائی اختیار کی تو یہ سب کچھ انہوں نے اپنی مصلحت اور مقصد کے لیے کیا؛ انہوں یہ کام آپ لوگوں یعنی مسلمانوں کی مصلحت کی خاطر نہیں بلکہ اپنی مصلحت کی خاطر کیا ہے تا کہ وہ مسلمانوں کا مال ہڑپ کریں، اور آپ لوگ کافروں میں رغبت رکھیں اور ان کی طرف مائل ہو کر انہیں اچھا کہیں.

اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اچھے قسم کے حقیقی مسلمان لائیں اور ان سے کام کروائیں، اور اگر آپ کسی مسلمان کو غلط کرتا ہوا دیکھیں تو انہیں نصیحت کریں کہ مسلمان کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں، اگر وہ صحیح ہو جائیں تو بہتر وگرنہ آپ انہیں ان کے ملك واپس بھیج کر دوسرے افراد کو لے آئیں.

اور آپ ٹریول ایجنٹ سے کہیں کہ وہ آپ کے لیے ایسے مسلمان افراد اختیار کرے جو امانت و دیانت میں معروف ہوں، اور نماز پنجگانہ کی پابندی کرنے والے اور باشرع ہوں ایجنٹ ہر ایسے غیرے کو نہ بھیج دے.

بلاشك و شبہ یہ شیطان کی چال اور دھوکہ ہے کہ وہ آپ کے ذہن میں ڈالتا ہے کہ کفار مسلمانوں سے بہتر ہیں، یا پھر کافر زیادہ امانتدار ہے، کافر ایسا ہے ایسا ہے.

اللہ کا دشمن اور اس کا لشکر یہ علم رکھتا ہے کہ مسلمان ملازمین کو چھوڑ کر کفار ملازمین کو لانے میں عظیم شر پایا جاتا ہے، لہذا شیطان اپنا کام کرنے کے لیے مسلمانوں کے ذہن میں یہ ڈالتا ہے اور ترغیب دلاتا ہے کہ کافر

ملازم لاؤ تا کہ مسلمان کو چھوڑ دیا جائے.

اور یہی نہیں بلکہ دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتے ہوئے اللہ کےدشمن ایك مسلمان ملك میں لائے جائیں اور فساد بپا کریں، لاحول و لاقوۃ الا باللہ.

مجھے علم میں تو یہاں تك آیا ہے کہ کچھ لوگ ایسے بھی کہتے ہوئے سنے گئے ہیں کہ مسلمان ملازمین تو نماز ادا کرتے ہیں اور کام میں خلل پیدا ہوتا ہے، لیکن کفار نماز نہیں ادا کرتے اس طرح وہ کام زیادہ کرتے ہیں، کیونکہ مسلمان شخص کو نماز ادا کرنے کے لیے وقت دینا پڑتا ہے.

یہ بیماری بھی پہلی جیسی ہی ہے اور ایك بڑی بیماری اور آزمائش یہ بھی ہے کہ مسلمان شخص پر نماز ادا کرنے کی پابندی کا عیب لگا کر کفار کو لایا جائے کہ وہ نماز ادا نہیں کرتے اس طرح کام زیادہ ہوگا، تو پھر ایمان کہاں گیا ؟

تقوی و پرہیزگاری کہاں ہے ؟ اور اللہ کا ڈر اور خوف کدھر گیا ؟ کہ آپ اپنے مسلمان بھائیوں کو نماز ادا کرنے پر عیب والا سمجھتے ہیں تو پھر ایسا کہنے والے لوگ خود نماز ادا کرتے ہونگے ؟ اللہ سبحانہ و تعالی ہمیں اپنی پناہ میں محفوظ رکھے "

ماخوذ از: فتاوی نور علی الدرب.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

یہ کہنا کہ کفار کو سچائی اور امانت کہنا کہ وہ کام زیادہ کرتے ہیں کس حکم میں آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر بالفرض یہ صحیح بھی مان لیا جائے کہ ان میں یہ اخلاق پایا جاتا ہے، اور بعض مسلمان ممالك میں جو بددیانتی اور خیانت پائی جاتی ہے اس سے بڑھ کر اور زیادہ تو کفار میں کذب و افترا اور غداری و خیانت دھوکہ بازی موجود ہے.

لیکن اگر یہ صحیح بھی تو ایسے اخلاق ہیں جن کی اسلام دعوت دیتا ہے کہ ہر مسلمان کو یہ اخلاق اپنانا چاہیے، اور پھر مسلمان یہ اخلاق اپنانے کے زیادہ حقدار ہیں تا کہ اس اخلاق کو اپنا کر دنیاوی فائدہ کے ساتھ ساتھ حسن اخلاق کا اجروثواب بھی حاصل کر سکیں.

لیکن کفار کا مقصد تو صرف اور صرف مادیت کا حصول ہے اور ان کا مقصد ہوتا ہے کہ لوگ ان کی طرف راغب ہوں اور انہیں پسند کریں.

اور اگر مسلمان شخص ان اخلاق حمیدہ کو اختیار کرتا ہے تو اس کا مقصد مادیت کے ساتھ شرعی حکم بھی ہوتا ہے کہ شریعت اسلامیہ نے اخلاق حسنہ اختیار کرنے کاحکم دیا ہے، اور ایمان اور ثواب اللہ کی جانب سے حاصل ہوگا، یعنی مسلمان اور کافر میں فرق یہی ہے کہ کافر دنیاوی اور مادی چیز کے لیے اسے اختیار کرتا ہے لیکن مسلمان دنیاوی کے ساتھ ساتھ اس کا اصل مقصد آخرت کا اجروثواب حاصل کرناہے.

لیکن جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ مشرق یا مغرب کے کفریہ ممالك میں سچائی پائی جاتی ہے اگر یہ بات صحیح بھی ہو تو اس خیر کم اور شر زیادہ ہے، اگر یہ نہ بھی ہو تو ان کفار نے اللہ کے عظیم حق کا انکار کرتے ہوئے شرك جیسے عظیم جرم کا ارتکاب کیا ہے.

لہذا یہ لوگ جتنے بھی خیر و بھلائی کے کام کرتے پھریں تو ان کی برائیوں اور کفر کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے جس کا انہیں کوئی فائدہ نہیں، اور پھر جو وہ ظلم و ستم مسلمانوں پر ڈھا رہے ہیں اس کے مقابلہ میں تو یہ کچھ حیثیت نہیں رکھتا "

دیکھیں: مجموع الفتاوی ( 3 ).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ کہتے ہیں:

" ذمی اشخاص سے اپنے سرکاری امور میں اور خط وکتابت میں معاونت حاصل نہیں کی جائیگی، کیونکہ اس کے نتیجہ میں کئی ایك خرابیاں پیدا ہونگی، یا پھر ان خرابیوں کا باعث بنےگا.

ابو طالب کی ایك روایت میں ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

خراج اور جزیہ جیسے کے امور میں ذمی سے معاونت لینا کیسی ہے ؟

تو امام احمد کا جواب تھا:

" اس جیسی کسی بھی چیز میں ان سے معاونت نہ لی جائے "

دیکھیں: الفتاوی الکبری ( 5 / 539 ).

مالکی حضرات کے ہاں اس مسئلہ میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ:

" کافر کو کسی مسلمان شخص پر فضیلت دینا صحیح نہیں بلکہ اگر یہ دینی اعتبار سے ہو تو یہ ارتداد ہے، اس کے علاوہ امور میں اتداد نہیں ہوگا "

دیکھیں: فتح العلی المالك فی الفتوی علی مذہب مالك ( 2 / 348 ).

مزید آپ سوال نمبر ( 13350 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .